Regd S. No. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

خطبہ نمبر ۲۷

فی پرچہ ۱؎

المصلح

ہفتہ

۱۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۲۶ تبوک ۱۳۳۲ ہش۔ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۴۹

چوہدری محمد ظفراللہ خاں کے بیان کو برطانیہ میں بالعموم پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے

جبتک برطانیہ اور مصر کے درمیان سمجھوتہ نہ ہو جائے مشرق وسطی کے متعلق کوئی دفاعی سکیم کامیاب نہیں ہو سکتی

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ چوہدری محمد ظفراللہ خان کے اس بیان کو کہ مشرق وسطی کی مجوزہ دفاعی تنظیم میں پاکستان کی دلچسپی کم نہیں ہوئی ہے۔ برطانیہ میں بالعموم پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ وزیر خارجہ نے یہ بیان کل پاکستان پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے دیا تھا۔ تاہم برطانیہ کے سرکاری ترجمان کا کہنا ہے کہ مشرق وسطی میں "میڈو" کی بنیاد پر کوئی دفاعی تنظیم قائم کرنے کا ابھی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ ظاہر ہے جب تک سویز کے متعلق برطانیہ اور مصر کے درمیان سمجھوتہ نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک اس قسم کی تمام تجاویز ناقابل عمل رہیں گی۔ دفاعی نقطۂ نگاہ سے مشرق وسطی میں علاقہ سویز کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اسی لئے برطانیہ اور دیگر مغربی طاقتوں نے سردست اس مسئلہ پر غور و خوض ملتوی کر دیا ہے۔ اس بارے میں مغربی طاقتوں کا نظریہ ان خیالات سے مطابقت رکھتا ہے۔ جن کا اظہار پاکستان پارلیمنٹ میں چوہدری محمد ظفراللہ خان نے کیا ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۳ ستمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کو کھانسی کی شکایت پھر زیادہ ہو گئی ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

تہران میں ہوائی فوج کے ایک سو بیس سپاہی اور افسر حراست میں لے لئے گئے

ہوائی اڈے کو آگ لگانے کی ناکام کوشش۔ تحقیقات بدستور جاری ہے

تہران ۲۵ ستمبر۔ کل تہران کے ہوائی اڈے کو آگ لگانے کی جو ناکام کوشش کی گئی تھی اس کے بعد سے اب تک ہوائی فوج کے ایک سو بیس سپاہیوں اور افسروں کی گرفتاری عمل میں آ چکی ہے یہ لوگ اس وقت تک حراست میں ہی رہیں گے جب تک کہ آگ لگانے کی واردات کی تحقیقات مکمل نہ ہو جائے۔ اگرچہ آگ پر فوراً قابو پا لیا گیا۔ لیکن پھر بھی اس سے آٹھ ہوائی جہازوں کو شدید نقصان پہونچا۔

ہوائی فوج کے جو دو افسر آگ لگا کر بھاگ گئے تھے وہ ابھی تک لاپتہ ہیں۔ ان کی تلاش پوری سرگرمی سے جاری ہے۔ ادھر ڈاکٹر مصدق کے متعلق متضاد خبریں گشت کر رہی ہیں۔ جہاں حکومت ایران کا ایک ترجمان اس خبر کی تردید کر چکا ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق کو سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا ہے۔ وہاں ریڈیو تہران نے دوسری بار اعلان کیا ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق کو بلاشبہ وہ انتہائی سزا دی جائے گی۔ جو غداری وغیرہ کے جرم کی بناء پر کسی بڑے سے بڑے مجرم کو دی جا سکتی ہے۔ بہرحال انجام کار ڈاکٹر مصدق کے بارے میں متضاد خبروں کی تشہیر ایک معمہ بنی ہوئی ہے۔

اٹیم بم اور ہائیڈروجن بم استعمال کرنے میں کمیونزم کے حامی ہی دلیری دکھا سکتے ہیں

امریکہ جنگ کے اسباب دور کرنے کی پوری کوشش کریگا۔ جان فاسٹر ڈلس کی تقریر

سینٹ لوئیس ۲۵ ستمبر۔ امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے کہا ہے کہ اٹیم بم اور ہائیڈروجن بم کے پیش نظر جن کی وجہ سے تہذیب و تمدن کا وجود ہی خطرے میں پڑ گیا ہے۔ امریکہ نے تہیہ کیا ہے کہ وہ ان اسباب کو ختم کرنے کی پوری کوشش کرے گا۔ جو دنیا کو جنگ کی آگ میں جھونک سکتے ہیں۔ مسٹر ڈلس مزدوروں کی امریکی فیڈریشن کے سالانہ اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ فیڈریشن کا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے مزدوروں کی تعداد کم و بیش اسی لاکھ ہے۔ انہوں نے دوران تقریر میں کہا کہ ان تباہ کن ہتھیاروں کے استعمال کو روا رکھنے میں اگر کوئی دلیری دکھا سکتا ہے۔ تو وہ کمیونسٹ ہی دکھا سکتے ہیں۔ کہ جو اخلاقی قوانین کی پابندیوں کو علی الاعلان توڑنے میں بھی کوئی گناہ نہیں سمجھتے۔ مسٹر ڈلس نے مزید کہا۔ کہ یہ محض پروپیگنڈہ ہی پروپیگنڈہ ہے۔ کہ کمیونزم مزدوروں کا حامی اور ان کا حقوق کا علمبردار ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو روسی مزدور اس درجہ مظلوم نہ ہوتا۔ دنیا میں سب سے زیادہ کام روسی مزدور کو ہی کرنا پڑتا ہے اور اس محنت شاقہ کے بدلے میں اسے قلیل ترین اجرت ملتی ہے۔

اردن سے نہر نکال کر پانی کا رخ پھیرنے کی سکیم

اسرائیل نے اقوام متحدہ کے کمیشن کا حکم ماننے سے انکار کر دیا

یروشلم ۲۵ ستمبر۔ یہودی وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ کے عارضی کمیشن کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے کہ دریائے اردن سے نہر نکال کر پانی کا رخ پھیرنے کی سکیم پر جو کام ہو رہا ہے اسے روک دیا جائے۔ وزیر خارجہ نے کل ایک بیان میں کہا۔ اسرائیل نے باقاعدہ اقوام متحدہ کو اطلاع دے کر اس سکیم کو عملی جامہ پہنانا شروع کیا ہے۔ شام حکومت اسرائیل کے اس اقدام کے خلاف اقوام متحدہ میں احتجاج کر رہی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ شام میں جو پن چکیاں چل رہی ہیں۔ اس سکیم سے انہیں نقصان پہنچے گا۔ علاوہ ازیں اس منصوبے کی تکمیل میں پس پردہ اسرائیل کے جنگی مقاصد بھی کارفرما ہیں۔

بیریا سے ایک ہسپانوی باشندے کی ملاقات

سان ڈیاگو ۲۵ ستمبر۔ یہاں کے مقامی اخبار "سان ڈیاگو یونین" نے لکھا ہے کہ اس کے ایک رپورٹر مسٹر جینے فیوزان نے اسپین میں ایک ایسے شخص سے ملاقات کی ہے۔ جو روس کے سابق وزیر داخلہ بیریا سے ابھی حال ہی میں مل چکا ہے۔ اس شخص کا کہنا ہے کہ اس نے سپین کی ایک چھوٹی سی بندرگاہ میں بیریا ۲۴

برطانوی اور مصری نمائندوں کی امریکی سفیر سے ملاقات

غیر رسمی بات چیت بدستور جاری ہے

قاہرہ ۲۵ ستمبر۔ علاقہ سویز کے مستقبل کے بارے میں برطانوی اور مصری نمائندوں کے درمیان غیر رسمی بات چیت بدستور جاری ہے کل اس سلسلے میں برطانیہ کے مندوب اعلے سر رالف سٹیونسن اور برطانوی ناظم الامور رابرٹ ہنکے نے امریکی سفیر مسٹر جیفرسن کیفری سے ملاقات کی بعد میں مصری وزیر خارجہ محمود فوزی بھی ان سے ملے

۲۴ اور تین دوسرے روسی لیڈروں سے ملاقات کی تھی۔ اخبار مذکور نے امید ظاہر کی ہے کہ عنقریب وہ اس امر پر روشنی ڈالنے کے قابل ہو جائے گا کہ آیا بیریا وغیرہ کے فرار ہونے کی خبروں میں کوئی صداقت ہے یا نہیں۔

مہاجرین کے لئے ۱۲،۱۵۲ روپے کی فراہمی

کراچی ۲۵ ستمبر۔ مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلے میں بیگم عبدالقیوم خاں نے خواتین کی جو کمیٹی قائم کی تھی۔ وہ اب تک بارہ ہزار ایک سو باون روپے بطور چندہ جمع کر چکی ہے۔ کمیٹی نے زمین کا ایک وسیع خطہ حاصل کر لیا ہے۔ جہاں غریب مہاجر خاندانوں کے لئے دو سو پچاس جھونپڑیاں تعمیر کی جائیں گی۔ بیگم عبدالقیوم خاں نے جھونپڑیوں کی تعمیر فوری طور پر شروع کرنے کا حکم دیا ہے۔ کمیٹی نے کل اپنے اجلاس میں متعدد گروپ بنائے جو شہر کے مختلف علاقوں میں جا کر چندہ اکٹھا کریں گے۔

فاروق کی املاک اور قرضہ کی رقوم

دونوں برابر ہیں

قاہرہ ۲۵ ستمبر۔ اخبار "الاہرام" کی اطلاع کے مطابق سابق شاہ فاروق کی مصر میں جتنی مالیت کی املاک ہے اتنا ہی انہیں قرضہ ادا کرنا ہے محکمہ انکم ٹیکس آفس کے حوالے سے فاروق کی املاک کی مالیت تقریباً دس لاکھ پونڈ بتائی ہے۔ اس کے بالمقابل ان کی طرف ساٹھ لاکھ پونڈ بطور ٹیکس واجب الادا ہیں اس کے علاوہ بعض بیرونی کمپنیوں اور فرموں نے تقریباً چند دس لاکھ پونڈ کی ادائیگی کا مطالبہ کیا ہے۔

مشرقی پاکستان کے طلباء کو خوش آمدید کہنے کے لئے استقبالیہ کمیٹی کا قیام

کراچی ۲۵ ستمبر۔ مشرقی پاکستان سے طلباء کا جو وفد کراچی آ رہا ہے۔ اسے خوش آمدید کہنے کے لئے یہاں کے ۴۰ طلباء نے ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی ہے۔ یہ وفد ۳۰ طلباء پر مشتمل ہوگا۔ جن میں ۸ خواتین ہونگی۔ وفد جو اکتوبر کے شروع میں کراچی پہنچ رہا ہے مغربی پاکستان میں تقریباً ایک ماہ قیام کرے گا

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس ... روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۶ تبوک ۱۳۳۲ ھش

تنقید کی صحیح حدود

امریکہ کی ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر اڈلائی سٹیونسن دنیا کا سفر کرنے کے بعد حال ہی میں امریکہ واپس پہونچے ہیں۔ اور ان دنوں امریکہ کے متعدد رسالوں میں دنیا کے مختلف علاقوں کے متعلق ان کے تاثرات شائع ہو رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس ضمن میں ایک اخباری نمائندے کے متعدد سوالوں کا جواب دیتے ہوئے جہاں بعض بین الاقوامی مسائل پر روشنی ڈالی ہے۔ وہاں اس امر کو بھی واضح کیا ہے کہ آئندہ کے لئے ان کا اپنا پروگرام کیا ہوگا۔ اور وہ اپنی پارٹی کے لئے کس طرز عمل کو پسند کریں گے۔ انہوں نے اخباری نمائندے کو بتایا :-

" اگرچہ بکثرت نہیں لیکن پھر بھی میں اس بارے میں وقتاً فوقتاً اپنے خیالات کا اظہار کرتا رہوں گا۔ مخالف پارٹی کا یہ کام نہیں ہوتا۔ کہ وہ برسر اقتدار پارٹی کی ہر آن مخالفت کرتی رہے۔ بعض اوقات وہ حکومت کا ہاتھ بھی بٹاتی ہے۔ جیسا کہ ڈیموکریٹک پارٹی نے کانگرس کے گذشتہ اجلاس میں حکومت کے ساتھ بہت سے معاملات میں تعاون رکھا۔ میرے نزدیک جو چیز مقدم ہے وہ ملک کی خدمت ہے۔ ملک کی خدمت بجا لاکر ہی میں اپنی پارٹی کی خدمت کرنا چاہتا ہوں"۔

کون نہیں جانتا کہ اس وقت مسٹر سٹیونسن امریکہ میں حزب اختلاف یعنے ڈیموکریٹک پارٹی کے قائد ہیں۔ اور اس حیثیت سے برسر اقتدار جماعت یعنے ری پبلکن پارٹی کے سیاسی حریف ہیں۔ بایں ہمہ نکتہ چینی اور اعتراض کی حدود کو انہوں نے جس طرح واضح کیا ہے اس سے بہتر الفاظ میں غالباً خود برسر اقتدار پارٹی بھی نہ کر سکتی۔ دراصل قوم میں تنقید کا صحیح جذبہ ہی اسے ترقی کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔ اگر افراد کے ذہنوں میں تنقید، تبصرہ اور نکتہ چینی کی صحیح حدود متعین نہ ہوں۔ اور وہ ہر موقعہ پر ان سے تجاوز کرتے ہوئے محض حصول اقتدار کو اپنا مطمح نظر بنا لیں۔ تو وہ قوم جو بدقسمتی سے ایسے افراد پر مشتمل ہے کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ اس کے قومی اور ملکی مفاد ہمیشہ ہی پارٹی مفاد کی بھینٹ چڑھتے رہیں گے۔ اور وہ قوم دن بدن گرتی چلی جائے گی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ مسٹر سٹیونسن نے اپنے بیان میں حسب ذیل باتوں پر زور دیا ہے۔

(۱) حزب اختلاف کا کام ہمیشہ مخالفت کرنا ہی نہیں ہوتا۔

(۲) مخالف پارٹی بسا اوقات حکومت کا ہاتھ بٹاتی ہے۔

(۳) قوم کی خدمت بہرحال مقدم ہے۔

(۴) مخالف پارٹی اگر اپنے پارٹی مفاد کو تقویت پہونچانا چاہتی ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ قومی خدمت کے کسی موقعہ کو بھی ہاتھ سے جانے نہ دے۔

ہرچند کہ یہ ایک غیر ملکی کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں لیکن سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ بالخصوص ہمارے اہل وطن کو ان پر غور کرکے ان سے خاطرخواہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہمارے ملک میں جہاں نئی نئی جمہوریت قائم ہوئی ہے۔ حزب اختلاف نہ ابھی پوری طرح معرض وجود میں آیا ہے۔ اور نہ اس کے غیر منظم گروہوں میں وہ صحیح ذہنیت پیدا ہوئی ہے۔ جس کا حزب اختلاف میں پیدا ہونا ضروری ہے۔ ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں اس وقت جو مخالف پارٹیاں کام کر رہی ہیں۔ وہ اپنے اصل فرائض سے نہ صرف غافل ہیں۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ان فرائض کے صحیح احساس سے بھی عاری ہیں۔ ان کا طرز عمل بس امر کی گواہی دے رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ بہر طور برسر اقتدار پارٹی کو ہٹا کر خود حکومت پر قابض ہونا چاہتی ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ آج کی مخالف پارٹیاں مستقبل کی حکمران کہلاتی ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ وہ اپنا فرض ادا کئے بغیر حکومت کی خواہش میں گھلتی رہیں۔ اور حصول اقتدار کی کوشش میں قومی مفاد کو بھی پس پشت ڈال دیں۔

مثال کے طور پر ہمارے ہاں کی مخالف پارٹیوں نے دستور سازی کے معاملے میں جو روش اختیار کی ہے وہ ایک ذمہ دار حزب اختلاف کے معیار پر پوری نہیں اترتی۔ عرصہ دراز سے ہمارا دستور محض اس لئے معرض التوا میں پڑا ہوا ہے کہ اس کے بعض حصوں کے متعلق شدید اختلافات ہیں۔ ان اختلافات کی وجہ سے وہ حصے بھی نافذ نہیں ہو رہے۔ کہ جن کے بارے میں اتفاق رائے موجود ہے۔ اس کیلئے حکومت نے یہ ضروری خیال کیا کہ جن حصوں کے متعلق اختلاف نہیں ہے انہیں ایک جزوی دستور کی شکل میں نافذ کر دیا جائے تاکہ دستور سازی کے سلسلہ میں آگے قدم بڑھا کر موجودہ تعطل کو دور کیا جا سکے۔ وہ کیسا حزب اختلاف ہی کیا ہوا۔ کہ جو قدم قدم پر مخالفت نہ کرے۔ چنانچہ شور مچا دیا گیا۔ کہ ہم جزوی دستور کو ہرگز قبول نہ کریں گے۔ حالانکہ یہ کسی کو معلوم نہیں۔ کہ جزوی دستور ہے کیا؟ جب کسی کو اس کے مانفیہ وما علیہ کا علم ہی نہیں۔ تو پھر قبل از وقت واویلا کیا معنی؟ پیش ہونے کے بعد اگر اس میں کوئی غیر اسلامی بات نظر آئے۔ تو اس کا حرف گیری کرنا درست ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی مجوزہ جزوی دستور کی اصل نوعیت کا علم حاصل کئے بغیر شور ڈالتا ہے۔ تو سوائے اس کے کہ وہ حصول اقتدار کی خواہش میں مخالفت برائے مخالفت پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ اور کیا کہا جائے۔ ایسے ہی مخالف گروہوں میں سے ایک گروہ نے آج کل پھر پوسٹر بازی کی ایک مہم جاری کی ہوئی ہے۔ شہر میں تھوڑے تھوڑے دن وقفے کے بعد ایک نہ ایک پوسٹر یا ہینڈبل نگاہوں کے سامنے آجاتا ہے۔ ان میں سے ایک کا عنوان ملاحظہ ہو :-

" عارضی دستور اسلام سے فرار کی راہ ہے "

اب کون کہے کہ جو لوگ عارضی دستور کی تدوین میں خدانخواستہ اسلام سے فرار اختیار کر سکتے ہیں۔ وہ اگر پورا آئین مرتب کریں گے۔ تو کیا چیز ان کو اسلام سے فرار اختیار کرنے سے منع کر سکے گی۔ اس ملک کی اکثریت کے نمائندے خواہ جزوی دستور بنائیں یا مکمل وہ بہرحال اس ملک کی اکثریت کی خواہشات اور امنگوں کا آئینہ دار ہوگا۔ اور اگر بالفرض کوئی آئین پیش ہونے کے بعد اب خواہ وہ جزوی شکل میں پیش ہو۔ یا کلی شکل میں قوم کی خواہشات کے مطابق نظر نہ آئے۔ تو اس پر اعتراض کرکے اسے ناکام بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن پیش ہونے سے قبل ہی " عارضی " کی آڑ لیکر جزوی آئین کو اسلام سے فرار کی راہ قرار دینا سراسر ہٹ دھرمی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آئین جزوی شکل میں پیش ہو۔ یا کلی طور پر سامنے آئے۔ انہوں نے تو مخالفت کرنی ہے۔ قوم کا مفاد جائے چولہے بھاڑ میں۔ مخالفت کا یہ طریق کس قدر افسوسناک ہے۔ اے کاش یہ لوگ روڑے اٹکانے کی بجائے کم از کم دستور کے معاملے میں تو حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔ اور اگر وہ آگے آکر حکومت پر قبضہ کرنا ہی چاہتے ہیں۔ تو مسٹر اڈلائی اسٹیونسن کے ان زریں الفاظ پر عمل پیرا ہوں۔

" میں ملک کی خدمت بجا لاکر ہی اپنی پارٹی کی خدمت کرنا چاہتا ہوں "۔

جو بھی آئے اس جہاں میں جان سے جا کر رہ گئے

کچھ ستارے آسماں پر جھلملا کر رہ گئے
کچھ زمیں پر جگمگائے، جگمگا کر رہ گئے

منزلِ عقبیٰ بھی کیا منزل تھی جس کے شوق میں
جو بھی آئے اس جہاں میں جاں سے جا کر رہ گئے

اُن سے پوچھ اے گردشِ گردوں الم کی داستاں
آنسوؤں کا سیل جو دِل میں دبا کر رہ گئے

جذبۂ صبر و تحمّل تھا کہ خوفِ معصیت
سینکڑوں شکوے زباں تک آئے، آکر رہ گئے

کس کی میّت کو دبا کر چل دیئے ہیں اقربا
دیکھنے والے کلیجے کو دبا کر رہ گئے

دیدۂ حسرت سے مصلحؔ اِک نشیمن کو نہ دیکھ
وہ چمن بھی ہیں یہاں جو مٹ مٹا کر رہ گئے

(خاکسار:- مصلح الدین احمد وڑائچ راجیکی)

خطبہ جمعہ

خُدائی جماعتوں میں شامل ہونے والوں کو ہر وقت اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے
تا
وہ کوئی ایسا قدم غلطی سے نہ اٹھالیں جو خُدا اور اس کے رسولؐ کو بدنام کرنیوالا ہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۱ جولائی ۱۹۵۲ء ۔ بمقام محمد آباد (سندھ)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
بارہ بجکر چون منٹ پر عام طور پر یہاں سے گاڑی چلتی ہے۔ اور بارش کی وجہ سے آنے میں بھی دیر ہوگئی ہے۔ اور جلسے میں بھی بجائے پانچ سات منٹ میں سٹیشن پر پہونچنے کے ۲۵-۲۶ منٹ لگ جائیں گے اس لئے میں

اختصار کے ساتھ خطبہ

پڑھا کر نماز پڑھادوں گا۔ اور چونکہ ہم نے سفر کرنا ہے اور دوسرے لوگ بھی ارد گرد سے آئے ہوئے ہیں۔ اس لئے جمعہ کی نماز کے ساتھ ہی میں عصر کی نماز بھی پڑھادوں گا۔ اور چونکہ ہم مسافر ہیں میں دوگانہ پڑھوں گا۔ دوسرے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ بعد میں اپنی نماز مکمل کرلیں ؛

محمد آباد کی سٹیٹ

تبلیغ اسلام کے ارادہ سے تحریک جدید نے قائم کی ہے۔ اور گورنمنٹ کی جو موجودہ قیمتیں ہیں ان کے لحاظ سے اس کی قیمت بشیر آباد کو ملاکر ۲۵ لاکھ روپیہ ہے۔ چونکہ ساری زمین یکدم خریدی نہیں گئی۔ بلکہ قسطوں میں ہم نے اس کی قیمت ادا کی ہے۔ اور جب قسطوں میں قیمت دی جائے۔ تو گورنمنٹ اصل قیمت سے کچھ زائد لیتی ہے۔ اس لئے اس کی قیمت میں ہماری طرف سے تیس لاکھ سے بھی زیادہ روپیہ دیا گیا ہے۔ یہ روپیہ ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ نے جو

نہایت غریبوں کی جماعت

ہے دیا ہے کچھ حصہ اس کا ایسا بھی ہے جو لوگوں سے قرض لیا گیا ہے۔ اور کچھ حصہ اس زمین کی آمدن سے بھی ادا ہوا ہے۔ لیکن بہت سا حصہ ان چندوں سے ہی ادا ہوا ہے۔ جو ہماری جماعت کے دوستوں نے دیئے۔ لیکن پھر بھی ساڑھے آٹھ لاکھ روپیہ قرض ابھی باقی ہے۔ گورنمنٹ کو تو ہم نے تمام روپیہ ادا کر دیا ہے۔ لیکن لوگوں کا ساڑھے آٹھ لاکھ روپیہ ابھی رہتا ہے۔ جو ہم نے ادا کرنا ہے۔ اس کی ادائیگی کے بعد یہ زمین سلسلہ اور تحریک جدید کی ہوگی۔ بہر حال

ایک نیک ارادہ کے ساتھ

یہ سٹیٹ بنائی گئی ہے۔ اور جب خدا کے نام سے ایک چیز بنائی جائے۔ تو اس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے کام بھی ویسے ہی ہونے چاہئیں۔ جیسے خدا والوں کے کام ہوا کرتے ہیں۔ دنیا میں ہر انسان اپنے آقا کی نقل کیا کرتا ہے۔ جو دنیوی آقا کا غلام ہو وہ اس کی نقل کرتا ہے۔ اور جو کسی نیک انسان کے ماتحت کام کرتا ہو وہ اس کی نقل کرتا ہے۔ اور جو خدائی جماعت میں شامل ہو وہ خدا کی نقل کرتا ہے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مومنوں کو یہ ہدایت دی ہے کہ

تخلقوا باخلاق اللہ

یعنی اللہ تعالے کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ پس جو لوگ اپنے آپکو خدا تعالے کی طرف منسوب کرتے ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالے کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کریں اور اسی کے اخلاق اپنے وجود سے ظاہر کریں۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ چیزیں جو ابتدائی اخلاق میں سے ہیں یعنے سچائی اور دیانت اور امانت وغیرہ وہ بھی مجھے ابھی لوگوں میں نظر نہیں آئیں خواہ وہ دین کی طرف منسوب ہوں یا خدا تعالے کے خادم کہلاتے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں کوئی شخص باہر سے آیا تو کسی نے کہا ان کو حضور سے اس قدر محبت ہے کہ یہ بغیر ٹکٹ کے ہی گاڑی پر سوار ہو کر یہاں آگئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے کرایہ کا اندازہ کرکے ایک روپیہ اپنی جیب میں سے نکال کر دیا۔ اور فرمایا کہ جب آپ واپس جائیں تو ٹکٹ لے کر جائیں۔ کیونکہ

گورنمنٹ کو دھوکا دینا

بھی ویسا ہی جرم ہے جیسے کسی فرد کو دھوکا دینا۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر میں زید یا بکر کا حق مارلوں تو یہ گناہ ہے۔ لیکن اگر گورنمنٹ کا حق مارلوں تو یہ کوئی گناہ نہیں اسی طرح دین اگر ہے تو صرف خدا کا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالے متواتر بیان فرماتا ہے کہ دین وہ ہے جو خدا تعالے کی طرف سے آئے اگر ہم اپنی طرف سے کسی چیز کو دین قرار دے لیں تو ہمارے کہنے سے وہ چیز دین نہیں بن جائے گی۔ ہم اگر دین کو سچا سمجھتے ہیں تو صرف اس لئے کہ خدا نے اسے نازل کیا ہے۔ اگر دین ہمارا بنایا ہوا ہوتا اور ہمیں اجازت ہوتی کہ ہم اپنی طرف سے جو چاہیں دین بنا دیں۔ تو اس کے بعد اگر ہم حرام کو حلال اور حلال کو حرام کہہ دیتے۔ تو یہ ہمارے لئے جائز ہوتا۔ لیکن اگر دین خدا نے بنایا ہے۔ اور ہم اسکے کسی حکم کے خلاف چلتے ہیں۔ تو یقیناً ہم گناہ کرتے ہیں۔ پس یہاں کے کارکنوں۔ رہنے والوں اور ارد گرد کے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اندر تقوےٰ پیدا کریں

خدا تعالےٰ کی خشیت پیدا کریں

نیک نمونہ دکھائیں۔ اور ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ اگر ہمارے اندر تقوےٰ نہیں۔ اور اگر ہمارا نمونہ اچھا نہیں تو ہم خدا تعالےٰ کے حضور دوہرے مجرم ہوں گے وہ یہ نہیں کہے گا۔ کہ فلاں موقعہ پر چونکہ تم نے دین کو فائدہ پہونچانے کے لئے بددیانتی کی تھی یا سلسلہ کی خیر خواہی کے لئے فلاں دھوکا کیا تھا اس لئے میں تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ وہ ہمیں دوسروں سے زیادہ سزا دے گا کہ ایک تو تم نے بددیانتی کی۔ اور دوسرے میرے نام پر کی۔ آخر ہم یہ کیا حق رکھتے ہیں کہ جس بات سے خدا نے منع کیا ہے۔ اس کو دین اور مذہب کی خیر خواہی کے نام سے جائز قرار دے دیں۔ جس چیز کو خدا تعالےٰ نے ممنوع قرار دیا ہے وہ بہر حال ممنوع رہے گی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ جو کچھ کہتا ہے وہی درست ہوتا ہے۔ دنیا میں بعض دفعہ کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو ڈاکٹر کہتا ہے اسے شراب پلاؤ۔ اب چاہے وہ شراب پینے سے انکار کرے۔ تیماردار اسے بہانوں سے شراب دے دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کی عقل ٹھیک نہیں

صحیح مشورہ وہی ہے

جو ڈاکٹر نے دیا ہے۔ مگر کیا ہم خدا تعالےٰ کو بھی کہہ سکتے ہیں کہ تیری عقل ٹھیک نہیں خدا خدا ہی ہے اور بندہ بندہ ہی ہے۔ اور انسانی عقل خدائی علم کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہے۔ اگر خدا کہتا ہے کہ ایسا مت کرو۔ اور ہم وہی کام کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم خدا کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہم اپنے نفس کو بھی فریب دیتے ہیں۔ اور خدا اور اس کے رسول کو بھی بدنام کرتے ہیں۔ اگر ایک شخص اپنے لئے حرام خوری کرتا ہے۔ تو وہ بھی گناہ کرتا ہے۔ مگر جو شخص خدا کے نام پر حرام خوری کرتا ہے۔ وہ اس سے بہت زیادہ خطرناک گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں صرف اس کی اپنی بدنامی ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا اور اس کے رسول کی بھی بدنامی ہوتی ہے۔

دنیا میں

بڑے بڑے بادشاہ گزرے ہیں

جنہوں نے لوگوں کو مار مار کر ان کی لاشوں

گڑھیر لگا دیئے تھے مگر اُن کی وجہ سے اُن کے مذہب کو کوئی بدنام نہیں کرتا لیکن بعض فیج لوج کے مسلمان کہلانے والے بادشاہوں نے جہاد کے نام سے تلوار اٹھائی ۔ تو ان کی وجہ سے اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آج تک بدنام کیا جا رہا ہے ۔ اب مارنے والا بے ایمان کوئی اور انسان تھا ۔ مگر الزام ہمارے آقا پر آ گیا ۔ اُس بے ایمان نے اپنے نفسانی جوش کی وجہ سے خونریزی کی ۔ مگر چونکہ اس نے دین کا نام لیکر خونریزی کی اور کہا ۔ کہ میں اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے ماتحت ایسا کر رہا ہوں ۔ اس لئے اسلام بدنام ہو گیا حالانکہ اسلام میں ایسے اعلیٰ درجہ کا نمونہ دکھانے والے لوگ بھی گذرے ہیں ۔ جنہوں نے خود تکلیفیں اٹھا کر معاہدات کی پابندی کی ۔ اور دشمن کے ہر قسم کے مظالم کے باوجود اُن سے حسن سلوک کیا ۔ لیکن اُن کی نیکیاں بھی ان بے ایمانوں کی وجہ سے چھپ گئیں ۔ جو کچھ ابوبکرؓ نے کیا ۔ جو کچھ عمرؓ نے کیا ۔ جو کچھ عثمانؓ نے کیا ۔ جو کچھ علیؓ نے کیا ۔ اور جو کچھ بنو امیہ کے کئی بادشاہوں نے کیا ۔ اور بنو عباس کے کئی بادشاہوں نے کیا بلکہ اُن کے بعد بھی مختلف ملکوں کے مسلمان بادشاہوں نے کیا ۔ وہ ان کے اخلاق اور حسن کردار کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے ۔ اُنہوں نے اپنے دشمن سے جو سلوک کیا ۔ آدم سے لیکر آج تک کسی بادشاہ کے متعلق یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ اُس نے ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا ہو ۔ لیکن اُن کی نیکیاں بھی چھپ گئیں کیونکہ بعض بے ایمانوں نے

خدا کے نام پر لڑائیاں کیں

اور جہاد کے نام پر فساد کئے ۔ اور خدا کے نام پر لوگوں کی گردنیں اُڑانا جائز قرار دے دیا ۔ اگر وہ یہ کہہ کر لوگوں کی گردنیں اُڑاتے ۔ کہ ہمارا دل چاہتا ہے کہ گردنیں اُڑائیں ۔ تو یہ زیادہ بہتر ہوتا ۔ آخر ہندوؤں نے لوگوں کی گردنیں اُڑائی ہیں یا نہیں ۔ عیسائیوں نے گردنیں اُڑائی ہیں یا نہیں ۔ لیکن باوجود اس کے کہ عیسائیوں نے بہت زیادہ ظلم کئے ہیں ۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں مسلمانوں نے تیرہ سو سال میں اتنا ظلم نہیں کیا ۔ جتنا عیسائیوں نے صرف ایک صدی میں کیا ہے ۔ پھر بھی عیسائیت بدنام نہیں ہوئی ۔ کیونکہ عیسائی یہ کہا کرتے تھے ۔ کہ ہماری طبیعت چاہتی ہے کہ ہم ایسا کریں ۔ اور مسلمان یہ کہا کرتے تھے ۔ کہ ہم خدا اور اُس کے رسول کے حکم کے ماتحت ایسا کرتے ہیں نتیجہ یہ ہوا ۔ کہ عیسائی مذہب بدنام نہ ہوا ۔ کیونکہ لوگوں نے کہا یہ اُن کا ذاتی فعل تھا ۔ لیکن خدا اور اُس کا رسول بدنام ہو گئے ۔ غرض خدا کے کام میں اگر غلطی ہو جائے ۔ تو زیادہ بدنامی کا موجب ہوتی ہے اسی طرح

خدا کی جماعت

میں شامل ہو کر اگر کوئی غلطی کی جائے ۔ تو وہ غلطی بھی زیادہ بدنامی کا موجب ہوتی ہے غیر احمدی سو میں سے ننانوے نماز نہیں پڑھتا اور سب مسلمان اس کو برداشت کرتے ہیں ۔ لیکن اگر ایک احمدی بھی نماز نہیں پڑھتا تو سب لوگ کہنے لگ جاتے ہیں ۔ کہ تم میں اور ہم میں فرق کیا ہے ۔ اگر ہم نماز نہیں پڑھتے تو فلاں احمدی بھی نماز نہیں پڑھتا ۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہمارا سو میں سے ایک نماز نہیں پڑھتا اور غیر احمدیوں کے سو میں سے ننانوے نماز نہیں پڑھتے ۔ وہ صرف اتنا دیکھتے ہیں کہ یہ اپنے آپ کو ایک خدائی جماعت کی طرف منسوب کرتا ہے اور پھر نماز نہیں پڑھتا ۔ گویا اُس ایک کا فعل ساری جماعت کو بدنام کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے کام میں حصہ لینے والوں اور خدائی جماعتوں میں شامل ہونے والوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ اور اُن کا فرض ہوتا ہے ۔ کہ وہ ہر وقت

اپنے اعمال کا محاسبہ

کرتے رہیں اور دیکھتے رہیں کہ انہوں نے کوئی ایسا قدم تو نہیں اُٹھایا ۔ جو خدا اور اس کے رسول کو بدنام کرنے والا ہو ۔ پھر خدا تعالیٰ سے دعا بھی کرنی چاہیئے ۔ کہ وہ اپنی حفاظت شامل حال رکھے ۔ انسانی عقل چونکہ کمزور ہے اس لئے زندگی میں وہ کئی دفعہ غلطی بھی کر بیٹھتا ہے ۔ مگر اس کی بدنامی بعض دفعہ سو سو سال تک چلتی چلی جاتی ہے ۔ اس کا علاج صرف دعا ہے سورۃ فاتحہ جو ہم روز انہ پڑھتے ہیں ۔ اس میں بھی یہی دعا سکھلائی گئی ہے ۔ کہ الٰہی میں کمزور ہوں ۔ مجھ سے غلطیاں بھی سرزد ہوں گی ۔ اور کمزوریاں بھی ظاہر ہوں گی ۔ مگر تو ایسے مواقع پر اپنے فضل سے میرے ہاتھ کو روک لیا کر ۔ تا کہ میں کسی گڑھے میں گر کر تباہ نہ ہو جاؤں ۔ چونکہ اصل علم غیب رکھنے والا خدا ہی ہے ۔ اس لئے مومنوں کو ہمیشہ دن رات دعائیں کرنی چاہئیں ۔ کہ ہم کوئی ایسی غلطیاں نہ کر بیٹھیں جو سلسلہ کی بدنامی کا موجب ہوں اگر کوئی اور شخص غلطی کرے گا ۔ تو اس کا الزام صرف اُس پر آئے گا ۔ لیکن اگر ہم غلطی کریں گے ۔ تو خدا اور اس کے رسول کی بدنامی ہو گی ۔ پس اول تو تمہیں اپنی عقل سے کام لینا چاہیئے ۔ اور پھر خدا تعالیٰ سے

دعا کرنی چاہیئے

کہ وہ خود تمہیں ہدایت دے اور غلط رستوں پر چلنے سے بچائے ۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا اجلاس عام

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا اجلاس عام مورخہ ۲۷ ستمبر بروز اتوار بوقت ۴ بجے صبح احمدیہ ہال میں منعقد ہونا قرار پایا ہے ۔ جس میں نمائندگان شوریٰ کا انتخاب عمل میں آئے گا ۔ لہذا تمام خدام کی خدمت میں گذارش ہے ۔ کہ پابندی وقت کے ساتھ اجلاس میں شرکت کریں ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

امانت تحریکِ جدید

"صدر انجمن احمدیہ میں تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے ۔ لیکن میں تحریک جدید کے لئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھیں " (حضرت امیر المومنین)

ہم نے اپنے امانت داروں کی سہولت کے لئے یہ انتظام کیا ہے ۔ کہ جو صاحب تحریک جدید کا کسی قسم کا روپیہ بھی بھیجنا چاہیں ۔ وہ اپنے قریب کے کواپریٹو بنک میں روپیہ جمع کرا کر جینوٹ کے کواپریٹو بنک پر ہمارے نام کا ڈرافٹ لے کر ہمیں بھیجدیں ۔ ہم ان کے حساب میں روپیہ جمع کرا کر رسیدان کو بھیجدیں گے ۔ (افسر امانت تحریک جدید)

جماعت ہائے احمدیہ متوجہ ہوں

بعض احباب جماعت و سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کچھ رقم تو نقد یا بذریعہ منی آرڈر مرکز میں ارسال کر دیتے ہیں ۔ اور کچھ رقم کا چیک وغیرہ ارسال کر دیتے ہیں اور تفصیل دونوں رقوم کی ایک جگہ ملا کر ارسال فرماتے ہیں ۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے ۔ کہ چیک بنک میں کیش کروانے کے لئے بھجوایا جاتا ہے ۔ اور جب تک اس کے کیش ہونے کی اطلاع مکرمی محاسب صاحب کو نہیں ملتی ۔ دوسری رقم بھی جو بذریعہ منی آرڈر یا نقد وصول ہوئی ہوتی ہے ۔ وہ بھی داخل خزانہ نہیں ہو سکتی ۔ اور مد بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہے

لہذا اعلان ہذا کے ذریعہ احباب کرام اور خصوصاً سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جس قدر رقم بذریعہ منی آرڈر یا نقد داخل خزانہ فرمایا کریں ۔ صرف اسی قدر رقم کی تفصیل دیا کریں ۔ اور جو رقوم چیک وغیرہ کے ذریعہ مرکز میں ارسال کریں ۔ تو اس کی تفصیل دوسری رقوم چندہ جات جو کہ نقد یا بذریعہ منی آرڈر ارسال کی گئی ہوں کے ساتھ ملا کر ہرگز نہ دیا کریں ۔ تا کہ دوسری رقوم بروقت اور صحیح مدات میں داخل خزانہ ہو سکیں ۔ یہ ایک نہایت اہم اور ضروری امر ہے ۔ جس کا ضرور خیال رکھا جائے ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال ربوہ)

رسالہ مصباح اور لجنات اماء اللہ

مصباح ہمارا احمدی قومی آرگن ہے ۔ ایک ہی تحریری ہتھیار ہے ۔ جو عورتوں میں تبلیغی فرائض انجام دے رہا ہے ۔ ابھی تک خریداروں کی کمی کی وجہ سے وہ قرضہ پر چل رہا ہے ۔ اگر تمام لجنات پوری جدوجہد مصباح کی اشاعت کے لئے کریں ۔ تو ہمارا رسالہ بہت ترقی کر سکتا ہے ۔ رسالہ دینی و دیگر ضروریات کو بصورت احسن پورا کر رہا ہے ۔ بہنیں خریدار پیدا کرنے کے علاوہ مضامین وغیرہ سے بھی رسالہ کی مدد کریں ۔ اور ہر خوشی کے موقعہ پر مصباح کے امانت فنڈ کو یاد رکھیں ۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فرما کر کہ یہ عورتوں کا ایک ہی رسالہ ہے ۔ اس کی انہیں خود فکر ہونی چاہیئے آپ سے بہت توقعات کا اظہار فرمایا ہے ۔ خدا کرے کہ آپ عمل پیرا ہوں ۔ نیز یہ نہایت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے ۔ کہ بہت سے خریدار مصباح کا وی ۔ پی واپس کر کے قومی نقصان کرنے کا موجب بنتے ہیں ۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

ضروری اعلان

سیکرٹریان مال زکوٰۃ کی رقوم بھجواتے وقت براہ مہربانی پوری تفصیل بھی ساتھ ہی ارسال فرمایا کریں کہ رقم زکوٰۃ کس کس دوست کی طرف سے ہے ۔ تا کہ ان کے حساب میں درج کر کے انہیں اطلاع دی جا سکے ۔ تفصیل نہ آنے کی صورت میں صرف فرستندہ کے نام درج ہو جاتی ہے جو درست نہیں ہے ۔ امید ہے ۔ اس کی پابندی کی جائے گی ۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا میری اہلیہ کئی روز سے بیمار ہے ۔ تا حال کوئی افاقہ نہیں ۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

(چوہدری محمد سعید کریانہ مرچنٹ غلہ منڈی جہلم شہر)

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی فتح عظیم

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق

امریکہ کے مشہور دشمنِ اسلام مسٹر ڈوئی کا انتہائی عروج کے بعد عبرتناک زوال

گذشتہ سے پیوستہ

(از مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے مبلغ اسلام مقیم امریکہ)

ڈوئی کی موت

خدائے قدوس کی پیشگوئی کے رو سے یہ مقدر تھا۔ کہ ڈوئی کے متخیلہ صیحون پر اسکی موت سے پہلے آفت آئے۔ صیحون کی زبوں حالی اور تباہی صیحون کا عبرتناک انجام سب اس کے سامنے واقع ہو چکا تھا۔ پیشگوئی اپنی پوری شوکت کے ساتھ پوری ہو چکی تھی۔ مگر ضرور تھا۔ کہ ڈوئی خود بھی جو پیشگوئی کے اعلان کے وقت صحت سے بھرپور اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پندرہ بیس سال چھوٹا تھا۔ حضور کی زندگی ہی ذلت اور رسوائی کی موت مرے۔ "تا دنیا دیکھ لے کہ کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو" صیحون کے اس کے ہاتھ سے چھن جانے اور بیوی بچے اور ساتھیوں اور مریدوں کے چھوڑ جانے کے بعد بیمار۔ معذور اور مفلوج ڈوئی کا وقت اب بستر مرض پر ہی گذرتا تھا۔ اس کی دھنسی ہوئی آنکھیں اور اس کا زرد مرجھایا ہوا چہرہ اس کی شکست کی آپ تصویر تھا۔ وہ دن بدن کمزور سے کمزور تر ہوتا جا رہا تھا۔ مگر اس حال میں بھی اسکی بیوی اور لڑکے نے اس کے پاس آنا پسند نہ کیا۔ بلکہ جب ایک دفعہ اس نے اپنے لڑکے کو خط کے ذریعے سے پھر اپنے مشن کی تلقین کی۔ تو اس نے صاف جواب دیا۔ کہ مجھے مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ڈوئی کا ایک عقیدتمند مصنف لیڈز لکھتا ہے۔ کہ ان دنوں ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی بیماری کی قسم ایسی نہ تھی۔ جو اس کو لاحق نہ تھی۔ اس کی دماغی سہنی طاقت بھی جلد جلد ختم ہو رہی تھی۔ لیڈز اپنی عقیدت مندی کے باوجود اس بات کا اقرار کرتا ہے۔ کہ ان دنوں میں خال خال ہی کوئی صیحونی اس کو ملنے آتا تھا۔ لوگوں پر ایک مایوسی سی آچکی تھی۔ ان کی ساری امیدیں پاش پاش ہو چکی تھیں۔ ان کا روپیہ پیسہ ڈوئی کی اسکیموں میں ضائع ہو چکا تھا۔ یہ صدمے ایسے نہ تھے۔ کہ ان کی موجودگی میں کسی کو اس کے ساتھ اسکی تباہ حالی میں کوئی ہمدردی پیدا ہوتی۔

لیڈز لکھتا ہے۔ کہ اس نے اس کے بیماری کے دنوں کے ایک ساتھی سے پوچھا۔ کہ کیا ڈوئی اپنی بیماری میں بھی اپنے ایلیاہ ہونے کے دعویٰ کا ذکر کرتا تھا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ نہیں۔ اس علالت کے دوران میں اس نے کبھی بھی اپنے دعاوی کو نہیں دہرایا۔ واقعہ یہ ہے کہ اس سے پہلے ۱۹۰۶ء میں ہی جب صیحون کا مقدمہ عدالت میں چل رہا تھا۔ مسٹر ڈوئی نے اپنے آپ کو حسب معمول "رسول زول" لکھنے کی بجائے خالی "جان الگزینڈر ڈوئی" لکھنا شروع کر دیا تھا۔ کیا اس کے یہ معنی تو نہیں۔ کہ ان نکبت کے ایام میں۔ ان عبرتناک دنوں میں خود ڈوئی بھی اپنے آپ سے تنگ آچکا تھا؟ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بیماری کے دنوں میں دو تنخواہ دار نیگرو اس کی دیکھ بھال کرتے اور اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر بدلتے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا۔ کہ اس کا مفلوج اور بےحس جسم بھاری پتھر کی طرح ان کے ہاتھوں سے گر جاتا۔ اور ڈوئی اس طرح سے زمین پر گر جاتا۔ جیسے ایک بے جان پتھر کسی کے ہاتھ سے چھوٹ کر آ گرا ہو۔ ایک باحس دل اس تکلیف دہ تصور سے اذیت محسوس کرتا ہے۔ لیکن یہ اس کی اپنی ہی لائی ہوئی مصیبت تھی۔ اس نے خدا تعالیٰ کے پیاروں کی مسلسل اور متواتر ہتک اور اہانت کی تھی۔ ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا یہ نوشتہ بھی پورا ہوتا۔ کہ

انی مھین من اراد اھانتک

۹ مارچ ۱۹۰۷ء صبح کو آخر ڈوئی ایک اذیتناک دکھ کے ساتھ اس جہان سے رخصت ہوا۔ یہ خبر ہندوستان کے اخباروں میں ۱۳ مارچ کو چھپی۔ تذکرہ میں اس تاریخ کے چند الہامات مندرجہ ذیل ہیں:

ذیل لک ولافکک۔ اے مخالف! تیرے پر لعنت اور تیرے جھوٹ پر۔

انی نعیت۔ میں نے ایک شخص کی موت کی خبر دی۔

انی انا اللہ ولا الٰہ الا انا۔ میں ہی خدا ہوں۔ میرے سوا اور کوئی خدا نہیں۔

ان اللہ مع الصادقین۔ خدا سچوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

ان الہامات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نوٹ ہے۔ "یہ پیشگوئی آج پوری ہو گئی۔ کہ آج ہی سول میں خبر آئی ہے۔ کہ ڈوئی جس کے عذاب کے بارے میں میں نے خبر دی تھی۔ وہ مر گیا۔ یہ وہ ڈوئی ہے۔ جس کو مباہلہ کے لئے بلایا گیا تھا۔" پھر عین ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کا الہام ہے کہ "ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں۔"

۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو خدا تعالیٰ نے دنیا پر روز روشن کی طرح واضح کر دیا۔ کہ ڈوئی کی جھوٹی اور اہانت آمیز تعلیوں نے اس کو لعنت زدہ اور دردناک انجام تک پہنچا دیا۔ اور پھر سے یہ امر ثابت ہوا۔ کہ بالآخر خدا تعالیٰ کی نصرت سچوں کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ اور جبکہ جھوٹوں کے پیرو انجام کار انہیں چھوڑ جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہزاروں ہزار سعید روحوں کو اپنے صادق مرسلین کے پروں کے نیچے جمع کرتا چلا جاتا ہے۔ حسرت ہے اس پر جو اس حیرتناک پیشگوئی کے بعد بھی خدا تعالیٰ کی طاقتوں میں شک کرے۔

رسالہ انڈی پنڈنٹ (۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء) نے اس کی موت پر ایڈیٹوریل میں لکھا:۔

"وہ اپنی مذہبی اور مالی طاقت میں آنکھوں کو خیرہ کر دینے والے کمال تک پہنچا۔ مگر پھر یک لخت نیچے آ گرا۔ اس حال میں اسکی بیوی۔ اس کا لڑکا اس کا چرچ سب اس کو چھوڑ چکے تھے۔ اس نے اپنے مزعومہ پیغمبری مرتبہ کے لئے زنگارنگ کا ایسا لباس بنوایا ہوا تھا۔ جو یوسف یا ہارون نے کبھی نہ پہنا ہوگا۔ ..... شہر صیحون کے لئے اور اپنی ذاتی شان و شوکت کے لئے اس نے ان اموال کو جو اس کی تحویل میں دیئے گئے۔ ناجائز طور پر استعمال کیا۔ ایسے آدمی سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے لئے ناجائز کام کرنا بھی مناسب ہے۔ کیونکہ ان کو یہ زعم ہوتا ہے۔ کہ ان کا نظریۂ اخلاق دنیا کے مسلمہ نظریات سے بہت بلند ہے۔"

اور اسکی موت سے چند روز قبل ہی ہارپرز ویکلی (Harper's Weekly) نے اس کے آخری دنوں کی تصویر یوں کھینچی:۔

"قدرت نے اس پر سے ترقی کے پنڈولم کو واپس گھما دیا ہے۔ اور وہ اپنے آپ پر قدرت سے بھی محروم ہو چکا ہے۔ شکاگو سے آمدہ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ شخص جو اس قدر لمبے عرصے تک اتنی بےباکی کے ساتھ اپنے آپ کو ایلیاہ سوم کہتا رہا۔ اب بےبسی کے ساتھ اپنے بستر مرض پر پڑا ہے۔ وہ اس بات کے بالکل ناقابل ہے۔ کہ اپنے آپ کو ادھر سے ادھر بھی ہلا سکے۔ اور اس پر مجبور ہے۔ کہ جہاں کہیں اس کے نیگرو نوکر اسکو ڈال دیں وہاں پڑا رہے ...... کجا وہ وقت کہ جب نیویارک کے جلسے کے وقت وہ اپنی خاص گاڑی میں سوار ہوا تھا۔ تو اس کا چھوٹا سفری بیگ بھی نیویارک کی فیتے کی فیکٹری کے مسلمہ قابلیت والے منیجر نے اٹھایا ہوا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب یہ معزز منیجر نہایت انکساری اور بشاشت کے ساتھ ڈوئی

سالانہ اجتماع کے معاً بعد ——— تربیتی کلاس

جیسا کہ اس سے قبل بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ پانچویں تربیتی کلاس سالانہ اجتماع کے معاً بعد ربوہ میں منعقد ہوگی۔ اس کلاس میں شمولیت کے لئے ہر مجلس کو ایک نمائندہ ضرور بھجوانا چاہیئے۔ مگر یہ نمائندہ کم از کم مڈل پاس ضرور ہو۔ اور قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔ لہ بعد واپس جا کر دوسرے خدام کو تربیت دے سکتا ہو۔

گذشتہ دو کلاسوں میں حاضری نہایت ہی قلیل ہوتی رہی ہے۔ مجالس اس مرتبہ اس کا خیال رکھیں۔ اور کوشش کر کے اپنا نمائندہ بھجوائیں۔ یہ نمائندہ پندرہ دن تک مرکز میں رہ کر تعلیم حاصل کرے گا۔ اس کے اخراجات کا اندازہ بیس روپے فی کس ہے۔ جو اس مجلس نے ادا کرنا ہوگا۔ جس کا وہ نمائندہ ہے۔ لیکن اگر کوئی مجلس اپنا سالانہ اجتماع کا چندہ سو فی صدی ادا کر دیگی۔ تو اس سے نمائندہ کا خرچ نہیں لیا جائے گا۔ ہر مجلس ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ بڑی مجالس سو یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہیں۔ مجالس کے قائدین اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنی مجلس کے نمائندے کے نام سے جلد تر مرکز کو اطلاع کر دیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے

میاں عبدالرحمٰن خاں صاحب ولد ڈاکٹر فیاض الدین صاحب بھاگلپوری کا ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال)

ولادت } عزیزم ناصر الدین سلمہ اللہ تعالیٰ واقف زندگی کے گھر اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲ ستمبر کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو نیک۔ صالح۔ خادم دین بنائے۔ اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ آمین۔ امینہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر عبدالاحد صاحب ۷۰ اسی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

درخواست دعا } میرے خسر مکرم چودھری جلال الدین صاحب چک ۳۳ جنوبی سرگودھا قریباً دس ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب اور بزرگانِ سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالمالک ربوہ)

اسلام میں تجارت کی اہمیت

پہلا امر جو تجارت کی عزت ظاہر کرتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ سب سے اعلیٰ درجہ کی چیز کو جس پر سعادت دارین موقوف ہے۔ یعنی ایمان اور جہاد۔ اس کو اللہ تعالےٰ نے تجارت سے تشبیہ دی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ تشبیہ سے کسی امر کا اہم ہونا اسی قوم کے نزدیک ثابت ہو سکتا ہے۔ جس میں مشبہ بہ یعنی جس کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ وہ اہم قرار پا چکا ہو۔ چنانچہ آیات ذیل میں اللہ تعالےٰ نے اس امر کو بیان کیا ہے۔ فرماتا ہے:-

یاایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ○ تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ۔ الآیۃ :- اے ایماندارو کیا میں تمہیں ایسی تجارت پر آگاہ نہ کروں۔ جو تمہیں دردناک سزا سے بچائے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے رستہ میں جہاد کرو۔

اس آیت کریمہ سے مقصود ایمان اور جہاد کی عظمت کا مسلمانوں کے دلوں میں قائم کرنا ہے۔ اور اسے تجارت قرار دیا ہے۔ اگر تجارت کی عظمت مسلمانوں کے دلوں میں راسخ نہ ہو۔ تو ایمان اور جہاد کی عظمت کیونکر ان کے دل میں ممکن ہو سکتی ہے۔

دوسرا امر جو تجارت کی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے سچے مومنوں کا کوئی اور شغل ہی نہیں قرار دیا۔ کیونکہ قرآن کریم میں نماز کی طرف دعوت دیتے ہوئے جس شغل کو چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ وہ تجارت ہے۔ اور جس شغل پر یہ امکان ظاہر کیا ہے۔ حالانکہ اشغال بہت ہیں۔ کہ وہ اللہ کے ذکر سے غافل کر سکتے ہیں۔ لیکن مومن اس کے دباؤ میں نہیں آتا۔ وہ صرف تجارت ہی کو بیان فرمایا ہے جس سے یہ ثابت ہوا کہ جب تک مومن رہیں گے وہ اپنا شغل تجارت بنانے کی کوشش کریں گے۔

چنانچہ آیات ذیل میں اس امر کا ذکر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے (۱) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ۔ الآیۃ

(۲) رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ ص

(۳) وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا

(۱) اے ایماندارو جب تمہیں جمعہ کے دن نماز کی طرف پکارا جائے۔ تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ اور تجارت کو چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔

(۲) وہ ایسے مرد ہیں کہ ان کو نماز اور اللہ کے ذکر اور زکوٰۃ سے خرید و فروخت غافل نہیں کرتی۔

(۳) اور یہ لوگ جب تجارت یا کسی ورزشی کھیل کو پاتے ہیں۔ تو ادھر بھاگ جاتے ہیں خواہ تجھے کھڑا ہی چھوڑ دیں۔

اس بیان سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے یہ توقع کی ہے۔ کہ وہ اپنا شغل نماز کے بعد تجارت کو بنائیں گے۔ اگر کوئی اور شغل بہ نسبت تجارت کے اسے پسند ہوتا۔ یا کسی اور شغل میں وہ مسلمانوں کو ڈالنا چاہتا۔ تو وہ اس شغل کا بھی ذکر کرتا۔

تیسرا امر جو تجارت کی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ دنیا میں سب اعمال سے معزز معاہدہ ہے۔ کہ اسی پر تمام حقوق کا دار و مدار ہے۔ لیکن تجارت کو ایسی عظمت حاصل ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اور مومنوں نے جو باہم معاہدہ کیا ہے۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ تجارتی الفاظ ہی میں کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ (سورہ توبہ)

یقیناً اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے ان کے جان مال خرید لئے ہیں بدلے جنت کے۔ اب یہ اللہ کے راستہ میں لڑیں دشمن کو قتل کریں۔ یا خود قتل ہو جائیں۔ خدا نے یہ پختہ وعدہ اپنے ذمہ لیا ہے۔ اپنے تین نوشتوں۔ توراۃ اور انجیل اور قرآن میں۔ اے مومنو خدا سے بڑھ کر بھی کوئی اپنے عہد کی وفاداری کر سکتا ہے۔ سو تمہیں اس سودے پر خوشیاں منانی چاہئیں۔ جو تمہیں اس تجارت میں حاصل ہوا ہے۔ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

یہ ظاہر ہے۔ کہ اس آیت میں۔ اس معاہدہ کو جو مومنوں نے خدا سے کیا مومنوں کے دلوں میں عظیم الشان بنا کر نقش کرنا ہے۔ جس کے لئے الفاظ تجارت اختیار کئے گئے ہیں۔ پس اگر مومنوں کے دلوں میں تجارت کی عظمت متمکن نہیں۔ تو اس خدائی معاہدہ کی کیا عظمت ہو گی جو تجارتی الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

چوتھا امر جو تجارت کی اہمیت ثابت کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ دوسرے سے مال لینا۔ اور دوسرے کے مال کو استعمال کرنے کا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے صرف ایک تجارت ہی کو فرمایا ہے گویا دوسرے ذرائع اللہ تعالیٰ نے ہیچ قرار دیئے ہیں مگر تعجب یہ ہے کہ تجارت کو ہی مسلمان چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اس کا ذکر آیت ذیل میں ہے

یاایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوآ اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃً عن تراض منکم ولا تقتلوآ انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما۔

اے ایمان والو تم باطل کے ساتھ ایک دوسرے کا مال مت کھاؤ۔ دوسرے کا مال لینے کا ذریعہ یہ ہے۔ کہ اموال تجارت کی صورت اختیار کریں۔ جو کہ باہم رضامندی سے ہو۔ اپنی جانوں کو ہلاک مت کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ تمہارے اوپر نہایت مہربان ہے

اس آیت کریمہ میں تین باتوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اول یہ کہ کوئی شخص جھوٹ اور بیکاری کے ساتھ کھانے کا حق نہیں رکھتا۔ پس جو لوگ فریب اور دھوکہ سے لوگوں کا مال کھاتے ہیں۔ ان کا کھانا ملک اور اہل ملک کو کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا۔ بلکہ نقصان ہوتا ہے۔ مال جو اصل شے ہے۔ وہ حاصل کرتے ہیں۔ اور فریب دیتے ہیں جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ اسی طرح وہ بیکار گداگر جو کسی کو نفع پہنچا سکتے ہیں۔ محنت کر سکتے ہیں۔ لیکن نہیں کرتے۔ وہ بھی اہل ملک کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ دوسرا اس امر کی طرف اشارہ ہے۔ کہ دوسرے کا مال لینے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ تجارت ہے۔ یعنی تبادلہ ہو۔ ایک سے اگر کچھ لو تو اس کے عوض میں اس کو کچھ دو۔ ورنہ وہ جانب جس نے عوض نہیں پایا وہ صریح نقصان اٹھائے گی۔ تیسرے اس امر کی طرف اشارہ ہے۔ کہ مال کو بالباطل کھانا۔ اور تجارت کا ترک خودکشی کے مساوی ہے۔ کیونکہ جو قوم اپنا رزق اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتی اور اس کی زندگی دوسروں کے ہاتھ میں ہے۔ وہ قوم خواہ ظاہر میں زندہ ہو مگر حقیقت میں مر چکی ہے۔

پس مسلمانوں کے لئے تجارت ضروری ہے۔ اور اپنی تمام ضروریات کو اپنے ہاتھ میں لینا۔ ان کا اہم فرض ہے۔ مسلمانوں نے خرچ کرنے کے لئے تو بے شمار جیسے اور رسومات اپنے گلے ڈال رکھے ہیں۔ لیکن تجارت جس کی طرف خدا نے توجہ دلائی۔ اور جس کی طرف خدا کے حبیب نے یہ فرما کر کہ تمام ذرائع جو مال کمانے کے ہیں۔ وہ ایک حصہ مال کمائیں گے۔ اور تجارت نو حصے مال کمائے گی۔ توجہ دلائی۔ اور اپنی زندگی کا کوئی حصہ حضور علیہ السلام نے۔ اگر کسی دنیاوی کسب میں لگایا تو وہ تجارت تھی۔ مگر اب مسلمان اس سے بالکل غافل ہو گئے خلفائے راشدین تجارت کرتے رہے۔ اسلام پھیلا تو تاجروں کے ذریعہ سے۔ لیکن جو قوم اپنی تاریخ کو بھول جائے۔ اور ایسی سوئے کہ جگانے سے بھی نہ جاگے اس کا کیا علاج۔ اللہ تعالےٰ امت محمدیہ پر رحم فرمائے۔

اس کے بعد عقلی پہلو کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ تاجر اشاعت دین اور تبلیغ کا کام دوسروں سے زیادہ کر سکتا ہے کیونکہ اس کو ہر قسم کے انسانوں کے ساتھ ملاقات کا کثرت سے اتفاق ہوتا ہے۔ اور ہر ایک کو اس سے معاملہ پڑتا ہے۔ اگر یہ خوش معاملہ ہو اس کی نیکنامی فوراً دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتی ہے۔ پس لازماً اس کا اثر دوسروں کی نسبت زیادہ پڑتا ہے۔ اور یہ زیادہ اشخاص کو اپنے خیالات سے آگاہ کر سکتا ہے۔

دوسرا امر یہ کہ تاجر چونکہ دوسروں کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ اس لئے طبعاً لوگ اس کے محتاج ہوتے ہیں۔ اور جس کے لوگ محتاج ہوں وہ لوگوں کا مالک ہوتا ہے۔ گاؤں میں ایک ساہوکار ہوتا ہے تمام گاؤں پر اس کا قبضہ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہے۔ کہ وہ لوگوں کا قبلۂ حاجات بنا ہوتا ہے۔

تیسرا امر یہ ہے کہ تاجر سفر کر سکتا ہے۔ اور منافع سفر اور پیشہ وروں سے زیادہ حاصل کر سکتا ہے۔

چوتھا امر یہ ہے کہ جس قوم کے ہاتھ میں سیاست ہو۔ وہ تجارت کے ذریعہ سے اپنے ملک اور دوسرے ملک کے حالات کی پوری نگرانی کر سکتی ہے۔ گزشتہ جنگ میں تجارت پیشہ لوگوں کے ذریعہ کئی ایسے واقعات ہوئے کہ تاجروں نے اپنے ملک کو بہت بڑے فائدے پہنچائے۔

پانچواں امر مسلمانوں کی اخلاقی حالت کا گرے ہوئے ہونا خود ان کو بھی معلوم ہے۔ اور غیر قوموں کو بھی معلوم ہے۔ مگر زیادہ بدنام کنندے اور قوم کو زیادہ حقیر کرنے والے تین امر ہیں۔ خیانت۔ جھوٹ۔ بے صبری۔ اور ان تینوں کی اصلاح تجارت سے ہوتی ہے۔ کیونکہ تجارت چل ہی نہیں سکتی جب تک کسی میں یہ تین مرضیں پائی جائیں۔ تجارت ایک عظیم الشان مصلح کا کام دیتی ہے۔ عیسائیوں اور ہندوؤں پر جو لوگ اعتبار کرتے ہیں۔ تو کیا ان کے مذہب کی سچائی کی وجہ سے کرتے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ تجارت نے ان کے اندر سچائی اور دیانتداری اور استقلال پیدا کر دیا ہے۔ کیونکہ ان خصائل کا قیام تجارت کے لئے ضروری ہے۔

پس عقل اور نقل سے تجارت کی عظمت ثابت ہے۔ اس لئے اس پیشے کے اختیار کرنے کی مسلمانوں کو کوشش کرنی چاہئے

(ماخوذ)

میں نے پاکستان اب تک نہیں دیکھا۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور کا بیان

پائیس علماء کے وفد سے ملاقات۔ مسٹر آئزن ہاور کو اسلامی مملکت دیکھنے کی دعوت

واشنگٹن ۲۴ ستمبر: صدر آئزن ہاور نے ایشیا اور مشرق قریب کے ملکوں کے ۲۲ مسلم علماء کو بتایا۔ کہ ثقافتی انجمن اور ان کے نمائندے قوموں میں مفاہمت پیدا کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس قسم کی مفاہمت سیاسی تعلقات سے زیادہ دیرپا ہوگی۔ اس لئے کہ تہذیب و تمدن مستقل اور پائیدار چیزیں ہیں۔ بر خلاف اس کے سیاسی تعلقات افراد پر منحصر ہیں صدر آئزن ہاور نے یہ باتیں وہائٹ ہاؤس میں اس وقت کہیں جب مسلم علماء ان سے ملنے گئے۔ یہ علماء اسلامی فکر و نظر کے جلسہ میں مدعو تھے جس کا آخری اجلاس واشنگٹن میں ہفتہ کو ختم ہوا ہے۔ آج کی ملاقات میں صدر نے اپنے مہمانوں کے ساتھ وہائٹ ہاؤس کے دفتر میں تصویریں کھنچوائیں۔ صدر مچھلی کے شکار کے بڑے شیدائی ہیں۔ جب ایک مندوب نے ان کو مچھلی کا شکار کھیلنے کے لئے اپنے ملک میں مدعو کیا۔ تو وہ بہت محظوظ ہوئے۔ دیگر مندوبین نے بھی صدر کو اپنے ملکوں میں آنے کی دعوت دی۔ آئزن ہاور نے کہا۔ کہ وہ آئندہ کسی موقعہ پر ایسا کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مشرق وسطیٰ کے بعض ملکوں کا دورہ کر چکے ہیں لیکن انہوں نے پاکستان اور بھارت اب تک نہیں دیکھے ہیں۔ صدر سے ملاقات کے بعد تہران یونیورسٹی کے فلسفے کے پروفیسر مجتبیٰ مینوی نے علماء کی طرف سے نامہ نگاروں کو بتایا۔ کہ یہ ہم لوگوں کے لئے بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم لوگوں کو صدر سے ملاقات کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ اور ہم لوگوں کو واشنگٹن اور پرنسٹن کے اسلامی مذاکرات میں شرکت کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ ہم میں سے بعض لوگ امریکہ کا دورہ کریں گے اور اس جذبہ کے ساتھ وطن کو جائیں گے۔ کہ امریکہ کے لوگ واقعی ہمارے دوست ہیں۔

ایک روسی ملک میں وزارتی رد و بدل

لندن ۲۴ ستمبر: کاکیشس کے علاقہ میں واقع داغستان کی چھوٹی سی روسی مملکت کے دو نائب وزراء اعظم کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اور کئی وزیر تبدیل کئے گئے ہیں۔

سات پاکستانی زرعی تربیت حاصل کرنے کینیڈا پہنچ گئے

ٹورنٹو ۲۴ ستمبر: سات پاکستانی زرعی افسران مشینوں کے ذریعہ کھیتی کرنے کی تربیت حاصل کرنے کے لئے کل یہاں آ پہنچے۔ وہ کینیڈا میں چھ مہینے قیام کریں گے۔ یہ افسران کولمبو منصوبہ کے تحت تربیت پائیں گے۔

کابل تک آزمائشی پرواز

نئی دہلی ۲۴ ستمبر: تین اکتوبر کو دہلی سے امرتسر لاہور کے راستے کابل تک آزمائشی پرواز شروع ہوگی۔

—— کولمبو ۲۴ ستمبر: لنکا کے وزیر اعظم مسٹر سینانائکے نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہونے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔

درآمد و برآمد کا نیا چیف کنٹرولر

کراچی ۲۳ ستمبر: معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے وزارت خزانہ کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر وقار احمد کو ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی کی جگہ درآمد و برآمد کا چیف کنٹرولر مقرر کیا ہے۔ ڈاکٹر عثمانی کا تقرر وزارت خزانہ میں کیا گیا ہے

صنعتی تنازعات کا سمجھوتہ

کراچی ۲۴ ستمبر: مسٹر عبد المطلب ملک مرکزی وزیر عمال نے آج صبح پارلیمنٹ میں مسٹر احمد ای ایچ جعفر کے ایک سوال کا تحریری جواب دیتے ہوئے بتایا کہ حکومت پاکستان نے صنعتی تنازعوں کے فیصلہ کے لئے اب تک کوئی مستقل ادارہ قائم نہیں کیا ہے۔ سب سے پہلے تنازعوں کو مصالحتی بورڈ کے ذریعہ فیصل کرانے کی پوری کوشش کی جاتی ہے اور ان تنازعوں کے تصفیہ کے لئے عارضی عدالت صرف اس وقت مقرر کی جاتی ہیں۔ جب یہ کوششیں ناکام ہو جائیں۔

مسٹر احمد ای۔ ایچ جعفر نے دریافت کیا کہ آیا حکومت کا یہ منشاء ہے۔ کہ صنعتی تنازعوں کے سلسلہ میں لازمی ثالثی فیصلہ کے بجائے اجتماعی سمجھوتہ کو رواج دیا جائے

وزیر موصوف نے مزید بتایا کہ عارضی عدالتوں کے اخراجات ۱۹۵۱-۵۲ء میں ۱۹۹۰ روپے ۱۹۵۲-۵۳ء میں ۱۹۷۲۵ روپے اور ۱۹۵۳-۵۴ء میں اب تک ۷۰۰۴ ۲۷ روپے ہوئے ہیں۔

ہندوستان ابھی تک اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہوا

خان عبد القیوم خان کا بیان

کراچی ۲۴ ستمبر: خان عبد القیوم خان نے بتایا۔ کہ ہندوستان اپنے اس وعدہ سے عہدہ برآ نہیں ہو رہا ہے۔ کہ وہ پاکستان کے موجودہ استعمال کیلئے پانی کی فراہمی میں کمی نہیں ہونے دے گا۔ جب کہ باہمی تعاون کا وہ کام جاری ہے۔ جو عالمی بنک کی شراکت کے ساتھ ہو رہا ہے۔

وزیر موصوف آج پارلیمنٹ میں مسٹر احمد ای۔ ایچ جعفر کے ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔

خان عبد القیوم خان نے مزید بتایا کہ ہندوستان اور پاکستان عالمی بنک کے سامنے اس بات پر راضی ہو گئے تھے کہ دونوں فریقوں کے لئے آب پاشی کے پانی کی موجودہ فراہمی موجودہ سطح پر برقرار رہے گی۔ اور باہمی تعاون کے کام کے دوران میں کوئی فریق دوسرے فریق کے پانی کی فراہمی میں کوئی کمی کرنے کے اقدامات نہیں کرے گا۔

واضح رہے۔ کہ اب سے کچھ عرصہ پہلے ایک جماعت بنائی گئی تھی جو ہندوستان، پاکستان اور عالمی بنک کے نمائندوں پر مشتمل تھی۔ اور اس کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا۔ کہ دریائے سندھ کے طاس کی ترقی و تعمیر کے لئے ایک مبسوط منصوبہ، کام کی لاگت کا تخمینہ اور تعمیر کا گوشوارہ مرتب کرے ---- اس جماعت کے جلسے ۸ ستمبر ۱۹۵۳ء سے واشنگٹن میں ہو رہے ہیں۔

خان عبد القیوم خان نے اس رکن کے ایک دوسرے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ایران کی حکومت نے بازار کی قیمت سے ۵۰ فی صدی پر پاکستان کے ہاتھ تیل بیچنے کی پیش کش کی تھی۔ یہ معاملہ زیر غور ہے۔

چار آجروں پر مقدمہ چلایا گیا

کراچی ۲۴ ستمبر: آنریبل ڈاکٹر عبد المطلب ملک مرکزی وزیر عمال نے آج صبح پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ حکومت کے احکام پر عمل نہ کرنے کے جرم میں چار آجروں پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔

حکومت پاکستان نے ۱۹۵۲ء میں مزدوروں کے متعلق ۵۰۵ تنازعات میں مداخلت کی ۳۱ اگست ۱۹۵۳ء تک ایسے تنازعات کی تعداد ۲۳۹ تھی۔ جن میں وہ ۷۰ تنازعات بھی شامل ہیں جو ۱۹۵۲ء ختم ہونے تک باقی تھے ۱۹۵۲ء میں ۴۰۳ تنازعات اور ۳۱ اگست ۱۹۵۳ء تک ۱۲۱ تنازعات کا حکومت کی کوششوں سے تصفیہ ہوا۔

مسٹر ایس۔ ایم برک نے شاہ سویڈن کو اسناد سفارت پیش کر دیں

اسٹاک ہوم ۲۳ ستمبر: پاکستان کے وزیر متعینہ سویڈن۔ ناروے۔ ڈنمارک اور فن لینڈ مسٹر ایس۔ ایم برک نے آج شاہ سویڈن کو اپنے اسناد سفارت پیش کئے۔ موصوف افسر اعلیٰ تقریبات بیرن ڈیپل کے ہمراہ چار گھوڑوں کی شاہی گاڑی میں محل گئے۔ جہاں انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ اور بینڈ نے ترانہ بجایا۔ مسٹر ایم۔ ایس برک آئندہ ہفتہ شاہ ناروے کو اور اس کے بعد دو ہفتوں میں شاہ ڈنمارک اور صدر فن لینڈ کو اپنے اسناد سفارت پیش کریں گے۔

بہار کے وزیر اعلیٰ اچھوتوں کو مندر میں لے جائیں گے

پٹنہ ۲۴ ستمبر: بہار کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر سری کرشنا سنہا ۲۰ ستمبر کو اچھوتوں کی ایک جماعت کے ساتھ دیوگڑھ میں واقع بیدیا ناتھ کے مندر میں داخل ہوں گے۔ چند دنوں پہلے بیدیا ناتھ کے پجاریوں نے جنہیں پانڈے کہا جاتا ہے۔ گاندھی جی کے چیلے اچاریہ ونوبا بھاوے کی پارٹی پر حملہ کر دیا تھا۔

—— روم ۲۴ ستمبر: چالیس لاکھ اطالوی مزدوروں نے آج صبح سے ہڑتال شروع کر کے تمام کارخانوں کو بند کرا دیا ہڑتالیوں کا مطالبہ یہ ہے کہ انہیں زائد تنخواہ دی جائے اور جس ہزار برطرف شدہ ملازمین کو دوبارہ کام پر بحال کیا جائے

ایران کے دو شہروں میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا ایرانی فضائیہ کے دس افسر گرفتار

مصدق کو ابھی سزائے موت نہیں دی گئی۔ کمیونسٹ پارٹی کے دفتر پر پھر چھاپے

تہران ۲۴ ستمبر۔ تہران ریڈیو سے آج پھر یہ خبر نشر کی گئی ہے کہ سابق وزیر اعظم محمد مصدق کو ان کے زبردست جرائم کی پاداش میں سزائے موت دی جائے گی۔ نائب وزیر اعظم حمیدی نوری نے جو حکومت کے سرکاری ترجمان ہیں۔ لندن ڈیلی ایکسپریس کی اس خبر کا مضحکہ اڑایا۔ کہ مصدق کے خلاف مقدمہ کی سماعت خفیہ طور پر ہوئی، اور ان کو تختہ دار پر لٹکانے کی سزا دیدی گئی ہے۔ مسٹر نوری نے بتایا کہ جب تک مصدق کے خلاف مقدمہ کی سماعت نہیں ہو گی۔ اس وقت تک انہیں کوئی سزا نہیں دی جا سکتی۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت یہ کہنا قبل از وقت ہے۔ کہ مصدق کے خلاف کھلی عدالت میں کب مقدمہ چلایا جائے گا۔ باخبر حلقوں میں بتایا جاتا ہے۔ کہ مصدق کو سزائے موت تو ضرور دی جائے گی۔ مگر شاہ ایران اس سزا میں ترمیم کر کے اس کو سزائے قید میں تبدیل کر دیں گے۔ بعض حلقوں میں یہ خیال بھی ظاہر کیا جاتا ہے۔ مصدق کو جلاوطن کر دیا جائے گا۔ لیکن دیگر حلقوں میں بتایا جاتا ہے۔ کہ اس سے مصدق کو وزیر اعظم فضل اللہ زاہدی کی حکومت کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے کا موقع مل جائے گا۔ اسی لئے مصدق کو ایران ہی میں مقید رکھنا بہتر ہے۔ ایک فوجی ترجمان نے بتایا۔ کہ مصدق پر دستوری حکومت کے خلاف بغاوت کرنے اور شاہ ایران کے اقتدار کو ختم کرنے کا الزام ہے۔ جس کی سزا موت ہو سکتی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مصدق پر جرح ہو رہی ہے۔ اور وہ ہر ایک سوال کا جواب خاموشی کے ساتھ دے رہے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ اپنی گرفتاری کے خلاف احتجاج بھی کر رہے ہیں۔ حکومت کے فوجی ترجمان نے بتایا۔ کہ گذشتہ شب تودہ (کمیونسٹ) پارٹی کے ایک مرکز پر فوج نے چھاپہ مارا اور تہران کمیونسٹ پارٹی کے اراکین کے نام رجسٹر کر لئے۔ جن میں بکثرت ایرانی افسران ہیں۔ ترجمان مذکور نے مزید بتایا۔ کہ تودہ پارٹی کے دفتر سے ایسے دستاویز بھی برآمد ہوئے ہیں۔ جن میں توڑ پھوڑ اور خبر رسانی کی کارروائیوں کی تفصیلات درج ہیں۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ایرانی فضائیہ کے چار کمیونسٹ افسروں نے ایران کے ایک ہوائی اڈہ پر چار طیاروں اور تیل کے مخزن کو آگ لگا دی۔ اور اس کے بعد ایک جیپ کار میں بیٹھ کر فرار ہو گئے۔ محافظ فوج نے فوراً آگ بجھا دی۔ اور ملزمین کو گرفتار کر لیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے ۱۹ اگست سے ۱۴ اگست تک ایک ہزار دو سو بائیس کمیونسٹوں کو گرفتار کیا۔ جن میں سے چار سو تیرہ رہا کر دیئے۔ گذشتہ چوبیس گھنٹے کے دوران میں مزید بیس کمیونسٹ گرفتار ہوئے ہیں۔ تہران کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایران کے دو شہروں میں جو روسی سرحد کے قریب واقع ہیں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور فوج نے حکومت کے مخالفین کے خلاف اسلحہ بھی استعمال کئے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ پولیس چیف اور شیراز کی قلعہ بند فوج کے کمانڈر و نائب کمانڈر کو برطرف کر دیا گیا۔ اور تودہ پارٹی کے حامی بہت سے افسر بھی گرفتار کر لئے گئے۔ تہران میں فضائیہ کے دس افسر گرفتار ہوئے ہیں۔

سینیٹر نولینڈ نے وزیر امور خارجہ سے ملاقات کی

کراچی ۲۵ ستمبر۔ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر امور خارجہ سے کل سینیٹر ولیم ایس نولینڈ نے ۴۰ منٹ تک ملاقات کی۔ سینیٹر موصوف کے ہمراہ ہز ایکسیلنسی مسٹر ہوریس اے ہلڈرتھ سفیر امریکہ بھی آئے تھے سینیٹر نولینڈ نے امریکی سفارت خانہ میں ایک پریس کانفرنس کی۔ صبح کے وقت انہوں نے مجلس دستور ساز کے کمیٹی روم میں حکومت پاکستان کے سیکرٹریوں سے ملاقات کی۔ سینیٹر موصوف کل کابل روانہ ہو جائیں گے۔

بنک دولت پاکستان

پانچواں سالانہ جلسہ عام ۲۹ ستمبر کو منعقد ہو گا

کراچی ۲۵ ستمبر۔ بنک دولت پاکستان کے ڈائرکٹروں کے مرکزی بورڈ کا پانچواں سالانہ جلسہ عام ۲۹ ستمبر کو لاہور میں منعقد ہو گا۔ ۳۰ جون ۱۹۵۳ء کو ختم ہونے والے سال کی بابت بنک کے گوشوارہ آمد و خرچ اور نفع و نقصان کی فرد حساب کو غور و خوض کے لئے جلسہ میں پیش کیا جائے گا بنک دولت پاکستان کے لئے آڈیٹروں کا انتخاب بھی اسی جلسہ میں ہو گا۔

مہاجرین کے لئے کوارٹروں کی تعمیر کا فنڈ

پوپ کی جانب سے عطیہ

کراچی ۲۴ ستمبر پوپ پائس دوازدہم نے مہاجرین کے لئے کوارٹروں کی تعمیر کے فنڈ کے واسطے جو عطیہ دیا ہے۔ اسے پیش کرنے کی غرض سے ویٹیکن کے نائب سفیر ہز ایکسیلنسی دی موسٹ ریورنڈ موسیو جیمز کارنیلیس وان ملٹن برگ شنبہ ۲۶ ستمبر کو ۵ بجے شام آنریبل وزیر اعظم سے ملاقات کریں گے۔

آنریبل وزیر اعظم نے یوم پاکستان کے موقع پر اپنی تقریر میں جو اپیل کی تھی۔ اس کا علم ہونے پر پوپ نے ویٹیکن کے سفارت خانہ کے ذریعہ ۱۰۰۰۰ امریکی ڈالر بطور عطیہ بھیجے ہیں۔ اس میں سے نصف رقم مہاجرین کے لئے کوارٹروں کی تعمیر کی غرض سے آنریبل وزیر اعظم کو دی جائے گی۔ اور بقیہ نصف رقم ان خانماں برباد عیسائیوں کے لئے نئے مکانات تعمیر کرنے میں صرف کی جائے گی۔ جن کے مکانات کراچی میں حالیہ بارش کی وجہ سے گر گئے تھے۔

حکومت پاکستان رشوت ستانی کے سد باب کے لئے سخت ترین اقدامات کرے گی

وزیر اعظم کا اعلان

کراچی ۲۴ ستمبر۔ پاک پارلیمنٹ نے آج ایک غیر سرکاری قرارداد کے ذریعے جو متفقہ طور پر منظور کر لی گئی حکومت پاکستان پر زور دیا ہے۔ کہ وہ سرکاری ملازمین کی رشوت ستانی اور بدعنوانیوں ۔۔ ذخیرہ ۔۔ سرکاری دفاتر کی نااہلی اور ان برائیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے موثر اقدامات کرے۔ جو ملک کے نظم و نسق کو گھن کی طرح کھا رہی ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے آج اس قرارداد پر بحث کے دوران میں اعلان کیا۔ کہ حکومت رشوت ستانی اور بدعنوانیوں کو یکسر ختم کرنے کے لئے سخت اقدامات کرے گی۔ انہوں نے ملک کی تمام سیاسی پارٹیوں اور حزب مخالف سے حکومت کے ہاتھ مضبوط کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے بتایا۔ کہ حکومت سرکاری افسروں کی دولت کے متعلق تفتیش کرے گی۔ سرکاری افسروں اور دوسرے ملازمین کے بینکوں کے حسابات چیک کرنے کا اختیار پاکستان اسپیشل پولیس کو دینے کے لئے قانون بنایا گیا رشوت دینا قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے گا۔ بڑے بڑے افسروں کے خلاف الزامات کی تحقیقات کے لئے اسپیشل پولیس میں انسپکٹر جنرل مقرر کیا جائے گا۔ اور رشوت خوری کی سزا دو سال قید سے بڑھا کر تین سال قید کر دی جائے گی۔ اس کے علاوہ اور بھی دوسخت ترین اقدامات کئے جائیں گے۔

انڈونیشیا میں فوج اور پولیس پر مسلح باغیوں کے حملے

جکارتہ ۲۴ ستمبر۔ شمالی سماٹرا میں فوج اور پولیس پر باغیوں کے حملے کے بعد ضلع اچین سے تمام یورپین باشندوں کو دیگر مقامات پر بخیر منتقل کر دیا گیا ہے۔ شمالی سماٹرا کے دارالحکومت میدان اور ضلع اچین کے درمیان انڈونیشی ائر سروس بند کر دی گئی ہے۔ جکارتہ کے سرکاری حلقوں نے اخبارات کو بتایا ہے۔ کہ اچین سے کسی نئی صورت حال کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

درجہ اول اور درجہ دوم ختم نہ کئے جائیں گے

کراچی ۲۵ ستمبر۔ آنریبل خان بہادر خاں وزیر مواصلات نے کل پارلیمنٹ میں بتایا کہ پاکستانی ریلوں میں درجہ اول اور درجہ دوم کو ختم کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے ریلوے کا مالی نقصان ہو گا۔ اور سفر کرنے والوں کی ضرورت پوری نہ ہو سکے گی۔

ریلوے ہاسپٹل

کراچی ۲۵ ستمبر۔ آنریبل خان سردار بہادر خاں مرکزی وزیر مواصلات نے کل پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ پاکستان ریلوے ایڈمنسٹریشن کے تحت ۴۴ ہسپتال ہیں۔ جن میں آٹھ مشرقی پاکستان میں اور ۳۶ مغربی پاکستان میں ہیں۔ ان میں جملہ ۷۸۸ بستر ہیں۔ جو صرف ریلوے ملازمین کے لئے مخصوص ہیں۔

ادبی مقابلہ میں کامیاب ہونے والوں کو پاکستانی سفارت خانہ کی جانب سے انعامات

تہران ۲۵ ستمبر پاکستانی سفارت خانہ تہران میں ۹ ستمبر کو ایران کے مشہور شاعر آقائے کوہی کرمانی کے زیر صدارت ایک ادبی جلسہ منعقد ہوا۔ ریڈیو پاکستان نے ممالک مشرق وسطی میں ایک ادبی مقابلہ شروع کیا تھا۔ جس میں کامیاب ہونے والے امیدواروں کو اس جلسہ میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ آقائے ادیب بورومان، محمود پور صالح اور آقائے یوسف وحید قاچار کو علی الترتیب علامہ اقبال پر ایک نظم ایک مختصر ادبی ڈرامہ اور ایک ادبی مقالہ پر دو دو سو تومان کے انعامات دیئے گئے۔ ایران کے ثقافتی کونسلر متعینہ کراچی مسٹر فریدانی اور پاکستان کے پریس اتاشی متعینہ تہران مسٹر خرفانی نے اس موقع پر پاکستان و ایران کے ثقافتی تعلقات پر تقریریں کیں۔ علاوہ ازیں ایران کے ایک اور مشہور شاعر کاظم رضوی نے بھی اس موقع کے لئے کہی ہوئی خاص نظمیں پڑھیں۔ جلسہ میں بکثرت اشخاص شریک ہوئے جن میں ممتاز شعراء ادباء، پروفیسر اور صحافی بھی شامل تھے۔

اطفال الاحمدیہ کراچی کے علمی مقابلے

مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی کے سالانہ اجتماع کے علمی مقابلوں کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات منتخب کئے گئے ہیں۔

تحریری مقابلے کے عنوانات

(۱) نماز (۲) سیرت آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔ (۳) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

تقریری مقابلے کے عنوانات

(۱) ختم نبوت کا مسئلہ۔

(۲) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

امید ہے تمام اطفال اس کے مطابق تیاری کر کے مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔

ناظم اطفال مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی